از عدالت الاعظمیٰ

سینٹرل ٹاکیز لمیٹڈ، کانپور

بنام

دوارکا پرساد

(جے۔ایل۔کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

کرایہ پر اختیار۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت سے اخراج کا مقدمہ۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، اگر اجازت دے سکتے ہیں۔شخصی نامزدگی۔ یو پی (عارضی) کنٹرول آف رینٹ اینڈ ایویکشن ایکٹ، 1947 (یو پی III آف 1947)، دفعہ 2 (ڈی) اور 3۔ ضابطہ فوجداری، 1898 (V آف 1898)، دفعہ 10۔

یو۔ پی۔ (عارضی) کرایہ اور بے دخلی کے قانون، 1947 کے دفعہ 3 نے ایک مکان مالک کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت سے کرایہ دار کو بے دخل کرنے کے لیے مقدمہ دائر کرنے کے قابل بنایا۔ ایکٹ کے دفعہ 2 (ڈی) میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تعریف ایک ایسے افسر کے طور پر کی گئی ہے جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایکٹ کے تحت اپنے کسی بھی کام کو انجام دینے کا اختیار دیا ہو۔ضابطہ فوجداری کی دفعہ 10 (2) کے تحت جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے یو پی حکومت نے جناب سیٹھ کو ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے طور پر مقرر کیا جس میں مذکورہ ضابطہ اخلاق کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے اختیارات کو ختم کیا گیا اور اس وقت نافذ کسی بھی دوسرے قانون کا حکم دیا گیا۔"مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے خلاف خارج کرنے کے لیے مقدمہ دائر کرنے کی اجازت کے لیے ضلع مجسٹریٹ سے درخواست کی۔ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے درخواست ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جناب سیٹھ کو منتقل کر دی جس نے اجازت دے دی۔اپیل گزاروں

نے دعویٰ کیا کہ دی گئی اجازت غلط تھی کیونکہ ایکٹ کی دفعہ 3 میں مذکور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک شخص نامزد تھا اور اجازت صرف اس کے ذریعے یا اس کے ذریعے اپنے فرائض انجام دینے کے لیے مجاز افسر کے ذریعے دی جا سکتی تھی نہ کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعے۔

مانا گیا کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے دی گئی اجازت درست تھی۔حکومت کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں جناب سیٹھ کوکوڈ کے ساتھ ساتھ بے دخلی ایکٹ سمیت کسی بھی دوسرے قانون کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تمام اختیارات دیے گئے اور وہ دفعہ 3 کے تحت اجازت دینے کے اہل تھے۔دفعہ 3 میں مذکور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک نامزد شخص نہیں تھا۔شخصیت کا عہدہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے جسے ایک فرد کے طور پر اس کی نجی صلاحیت میں منتخب کیا جاتا ہے، نہ کہ کسی خاص کردار یا دفتر کو پر کرنے کی صلاحیت میں۔

کیدرناتھ بمقابلہ مول چند، اے آئی آر 1953 آل 62، نامنظور۔

پارتھاسرادھی نائیڈو بمقابلہ کوٹیشورراؤ، (1923) آئی ایل آر 47 مدراس 369 (ایف بی)، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 374 آف 1957۔

1954 کی پہلی اپیل نمبر 251 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 21 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم نامے سے اپیل جو کہ 24 مئی 1954 کو سیول جج، کانپور کے سوٹ نمبر 35 آف 1949 کے فیصلے اور فرمان سے پیدا ہوئی۔

اپیل کنندہ کے لیے اے وی، وشوناتھ شاستری، جی ایس پاٹھک اور نونیت لال۔

جواب دہندہ کی طرف سے این سی چٹرجی، ایس این اینڈلے، جے بی دادا چنجی اور پی ایل ووہرا۔

16 جنوری 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ_ یہ الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے اور فرمان کے خلاف اپیل ہے جس میں آئین کے آرٹیکل 133 (1) (بی) کے تحت ہائی کورٹ کی طرف سے دیا گیا سٹرٹیفکیٹ ہے۔ ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹتے ہوئے، اپیل گزاروں کے خلاف خارج کرنے کے موجودہ مقدمے کا حکم دیا، اور مدعی مدعا علیہ کو ہر ماہ روپے 0-12-593 کی شرح سے ہرجانہ بھی دیا۔ مدعا علیہان بابو دوارکا پرساد نے اپیل گزار سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ، کانپور اور کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر لالہ رام نارائن گرگ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق حسب ذیل ہیں: دوارکا پرساد کلکٹر گنج، کانپور میں واقع زمین کے ایک پلاٹ No.73/22 (پرانا نمبر 73/28) کا واحد مالک تھا۔ 1933 میں پانچ افراد نے بابو دوارکا پرساد کے پیشرو لالہ رمیشور داس کے حق میں لیز کے معاہدے پر عمل درآمد کیا، جس کے ذریعے پانچوں کرایہ داروں نے ایک ہال اور دیگر تعمیرات کو لیز پر لے لیا، جسے کرایہ دار نے چار ماہ میں 16,000 روپے کی لاگت سے بنانے پر اتفاق کیا۔ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ اگر کرایہ دار کو 16,000 روپے سے زیادہ رقم خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو وہ کرایہ داری کے اختتام تک دوسرے فریق سے ہر ماہ 12 انا فیصد کی شرح سے سود کا حقدار ہوگا۔ کرایہ داری ماہ بہ ماہ تھی، اور کرایہ داری کی مدت پہلی بار میں 5 سال مقرر کی گئی تھی۔ یہ کرایہ داری سال 1946 تک کرایے کی رقم میں تغیرات کے ساتھ جاری رہی، اور 15 جنوری 1946 کو دوارکا پرساد نے مدعا علیہان کو ایک خط بھیجا کہ لیز کی مدت 28 فروری 1946 کو ختم ہونی ہے، اور سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کو اس تاریخ تک احاطہ خالی کر دینا چاہیے۔ مدعا علیہان نے احاطہ خالی نہیں کیا، اور سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کے خلاف اخراج کا مقدمہ دائر کیا۔

اس مقدمے کے زیر التواء ہونے کے دوران، یونائیٹڈ پروونسز (عارضی) کنٹرول آف رینٹ اینڈ ایویکشن ایکٹ، 1947 (جسے فیصلے میں ایویکشن ایکٹ کہا گیا ہے) نافذ ہوا۔ بے دخلی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت، کرایہ دار کی بے دخلی کے لیے کسی بھی سول کورٹ میں مقدمہ دائر کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت درکار تھی، سوائے ان بنیادوں کے جو دفعہ میں بیان کی گئی تھیں۔ مانا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ اس بنیاد پر دائر کیا گیا تھا جس کا دفعہ میں شمار نہیں کیا گیا تھا، اور دوارکا پرساد نے اسے واپس لے لیا۔ اس کے بعد انہوں نے

ضلع میں درخواست دی۔سنٹرل ٹاکیز کو باہر نکالنے کی اجازت کے لیے مجسٹریٹ۔لمیٹڈ، احاطے سے، اور اجازت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (دیہی علاقہ) نے 7 جولائی 1948 کو دی تھی۔نئے دائر کیے گئے مقدمے میں مدعا علیہان کی طرف سے لی گئی درخواستوں کو بیان کرنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ ہمارے سامنے صرف یہ دلیل دی گئی تھی کہ مقدمہ نا اہل تھا، کیونکہ دفعہ 3 کے مطابق ضلع مجسٹریٹ کی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔

ہائی کورٹ کے ڈویژنل بنچ نے فیصلہ دیا کہ مقدمہ قابل ہے۔اپیل کی سماعت کرنے والے دونوں جج صاحبان ایک ہی نتیجے پر پہنچے، حالانکہ قدرے مختلف بنیادوں پر۔جے رگھو بر دیال نے فیصلہ دیا کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، جس نے اجازت دی تھی، کو صوبائی حکومت نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 10 (2) کے تحت کوڈ کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تمام اختیارات اور اس وقت نافذ تمام قوانین کا استعمال کرنے کا اختیار دیا تھا، اور دفعہ 3 کے تقاضوں کی تعمیل کی گئی تھی۔جج برج موہن لائی اس نتیجے پر پہنچے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کیس کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (رورل ایریا) کو منتقل کر کے انہیں اس سلسلے میں ایکٹ کے تحت اپنے کام انجام دینے کا اختیار دیا تھا اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، اس طرح دفعہ 2 (ڈی) کے تحت "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ" کی تعریف میں شامل ہونے کی وجہ سے، اجازت دینے کے مجاز تھے۔اس لیے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہ مقدمہ ضلع مجسٹریٹ کی اجازت سے شروع کیا گیا تھا جیسا کہ بے دخلی قانون کے تحت ضروری ہے، ڈویژنل بنچ نے فیصلہ دیا کہ مقدمہ مجاز ہے۔

اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ، سب سے پہلے، اجازت کی درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جناب حاجی حسن کو دی تھی، جو ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی تھے؛ لیکن مؤخر الذکر نے معاملہ واپس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس منتقل کرنے کے لیے بھیج دیا، کیونکہ مدعا علیہان کی جانب سے ان سے رابطہ کیا گیا تھا۔اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے 11 فروری 1948 کو مندرجہ ذیل اثر سے ایک حکم جاری کیا:

"نمٹانے کے لیے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (آر اے) کو منتقل کیا گیا۔

"اجازت کی درخواست کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (دیہی علاقہ) جناب برج پال سنگھ سیٹھ نے 7 جولائی 1948 کو نمٹا دیا تھا۔یہ افسر، جو پہلے کانپور کے سٹی مجسٹریٹ تھے، کو 22 مئی 1948 کے نوٹیفکیشن نمبر

3400/II-276-48 کے ذریعے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا تھا۔اس نوٹیفکیشن کا مادی حصہ مندرجہ ذیل ہے:

"جس تاریخ سے وہ عہدہ سنبھالیں گے، کانپور کے سٹی مجسٹریٹ، شری برج پال سنگھ سیٹھ کو نائب مقرر کیا جاتا ہے۔شری شیورام داس سکسینا۔

(a) ضابطہ فوجداری، 1898 (ایکٹ V آف 1898) کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت، کانپور ضلع کا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہونا، جس کا دائرہ اختیار پورے ضلع پر پھیلا ہوا ہے اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کے تحت اور فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے تمام اختیارات کے ساتھ۔

اپیل گزاروں نے ہمارے سامنے دعوی کیا کہ ہائی کورٹ کے ڈویژنل بینچ کی طرف سے دی گئی دونوں وجوہات درست نہیں ہیں، اور یہ کہ مقدمہ بے دخلی قانون کے مطابق نہیں لایا گیا تھا۔سب سے پہلے، اپیل کنندگان نوٹس کی نااہلی کے بارے میں سوال اٹھانا چاہتے تھے؛ لیکن دلائل کے دوران، اس بنیاد کو واضح طور پر ترک کر دیا گیا۔اس طرح مقدمے کی دلیل صرف اس بنیاد پر دی گئی کہ جناب برج پال سنگھ سیٹھ کی طرف سے دی گئی اجازت بے دخلی قانون کی دفعہ 3 کے مطابق نہیں تھی۔

دفعہ 3 کا مادی حصہ، جیسا کہ متعلقہ تاریخ پر تھا، مندرجہ ذیل ہے:

،،ضلع مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کسی کرایہ دار کے خلاف کسی بھی رہائش گاہ سے بے دخلی کے لیے کسی سول عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا، سوائے مندرجہ ذیل میں سے ایک یا زیادہ بنیادوں کے۔

"ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تعریف ایکٹ کے دفعہ 2 (ڈی) کے ذریعے کی گئی ہے، جس میں لکھا گیا ہے:

،،ضلع: مجسٹریٹ میں "ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے اس ایکٹ کے تحت اپنے کسی بھی کام کو انجام دینے کا مجاز افسر شامل ہے۔"

اپیل گزاروں کی دلیل یہ تھی کہ دفعہ 3 میں مذکور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک نامزد شخص تھا، اور یہ کہ وہ یا اس کی طرف سے اپنے فرائض انجام دینے کا مجاز افسر اجازت دے سکتا ہے۔ان کے مطابق، مذکورہ بالا دفعات کے پیش نظر اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 1 (2) کی دفعات کے پیش نظر، کوئی بھی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجازت دینے کا مجاز نہیں تھا، جب تک کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعے ایسا کرنے کا اختیار نہ دیا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ کا حکم جس کے ذریعے معاملہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (دیہی علاقہ) کو سونپا گیا تھا اسے محض منتقلی کے طور پر پیش کیا گیا تھا نہ کہ اجازت کے طور پر۔ یہ دعوی کیا گیا کہ منتقلی صرف دائرہ اختیار رکھنے والے شخص کو ہوسکتی ہے، اور موجودہ ایکٹ کے تحت دائرہ اختیار صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا اس کے اختیار کردہ افسر تک محدود ہے۔ یہ دعوی کیا گیا کہ مقدمے کی منتقلی اس طرح کی اجازت نہیں ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک معروف واحد جج کے فیصلے پر انحصار کیا گیا تھا جس کی رپورٹ کیدار ناتھ بمقابلہ موت چند میں دی گئی تھی اور ناگپور ہائی کورٹ کے فیصلے پر جس کا حوالہ اس میں دیا گیا تھا، پی کے تارے بمقابلہ شہنشاہ۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ 10، متعلقہ وقت پر، مندرجہ ذیل فراہم کی گئی ہے:

دفعہ 10 (1). پریذیڈنسی قصبوں سے باہر ہر ضلع میں صوبائی حکومت فرسٹ کلاس کا مجسٹریٹ مقرر کرے گی، جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کہا جائے گا۔

(2) صوبائی حکومت فرسٹ کلاس کے کسی بھی مجسٹریٹ کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کرسکتی ہے اور ایسے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس اس ضابطے کے تحت یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تمام یا کوئی بھی اختیارات ہوں گے، جیسا کہ صوبائی حکومت ہدایت کرے۔

نوٹیفکیشن، جو جناب برج پال سنگھ سیٹھ کے بارے میں جاری کیا گیا تھا اور جس کا حوالہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے، نے انہیں ضابطہ فوجداری کے ساتھ ساتھ فی الحال نافذ کسی بھی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ

کے تمام اختیارات دیے۔اس طرح وہ ضلع مجسٹریٹ سے خصوصی اجازت کے بغیر سول مقدمہ دائر کرنے کی اجازت کے لیے ایکٹ کے تحت درخواست سے نمٹنے کا اہل تھا۔اپیل گزاروں کے معروف وکیل نے دعوی کیا کہ "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ" کی تعریف واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ،صرف ایک افسر جو اس کی طرف سے خصوصی طور پر مجاز ہے، بے دخلی قانون کے تحت کام کر سکتا ہے،اور اس نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (2) کا حوالہ دیا،جس میں کہا گیا ہے:

" یہ پورے برطانوی ہندوستان تک پھیلا ہوا ہے؛ لیکن، اس کے برعکس کسی مخصوص شق کی عدم موجودگی میں، یہاں موجود کوئی بھی چیز اس وقت نافذ کسی خاص یا مقامی قانون، یا کسی خاص دائرہ اختیار یا اختیارات، یا اس وقت نافذ کسی دوسرے قانون کے ذریعہ مقرر کردہ کسی خاص طریقہ کار کو متاثر نہیں کرے گی۔

"دلیل یہ تھی کہ اس ذیلی دفعہ کی دفعات کے پیش نظر، بے دخلی قانون کے ذریعے بنایا گیا خصوصی دائرہ اختیار ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10 (2) سے متاثر نہیں ہوا تھا۔دلیل اس کے برعکس کسی خاص شق کی عدم موجودگی میں 66 کے الفاظ کو نظر انداز کرتی ہے،اور چونکہ ضابطہ فوجداری میں دفعہ 10 (2) میں ایسی شق موجود ہے،اس لیے دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (2) کو خارج کر دیا گیا ہے،اور ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بے دخلی ایکٹ سمیت کسی دوسرے قانون کے تحت اختیارات رکھنے والا سمجھا جانا چاہیے۔

یہ دلیل کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک نامزد شخص تھا، قبول نہیں کی جا سکتی۔"ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ" کی تعریف کے تحت، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے خصوصی اختیار کا اثر بے دخلی ایکٹ کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیارات کا استعمال کرنے والے افسران کی تشکیل پر پڑا۔اس حد تک، ان افسران کو، اجازت ملنے پر، ضلع مجسٹریٹ کے برابر قرار دیا جائے گا۔شخصیت کا عہدہ "ایک ایسا شخص ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے یا اسے ایک فرد کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، اس کے برعکس کہ کسی شخص کو کسی طبقے کے رکن کے طور پر، یا کسی خاص کردار کو پر کرنے کے طور پر جانا جاتا ہے۔"(اوسبورنز کنسائز لا ڈکشنری، چوتھا ایڈیشن، صفحہ 253 دیکھیں۔شو اے، سی جے کے الفاظ میں، پارتھا سرادھی نائیڈو بمقابلہ کولیسوارا راؤ میں، نامزد افراد "وہ افراد ہیں جو اپنی نجی صلاحیت میں کام کرنے کے لیے منتخب کیے گئے ہیں نہ کہ جج کے طور پر اپنی صلاحیت میں۔

"یہی غور ضلع مجسٹریٹ جیسے معروف افسر پر بھی لاگو ہوتا ہے جس کا نام اس کے عہدے کی وجہ سے رکھا جاتا ہے، اور جس کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی استعمال کرسکتا ہے اور جو بے دخلی ایکٹ کے مقاصد کے لیے اپنے برابر دوسرے افسران تشکیل دے سکتا ہے۔ الہ آباد کیس میں جے سپرو کا فیصلہ، احترام کے ساتھ، غلط تھا۔

متحدہ صوبے (عارضی) رہائش کے تقاضے کے قانون، 1947 میں "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ" کی تعریف کا حوالہ دیا گیا تھا، جس میں "ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ" شامل ہے، اس تعریف کو واضح وجوہات کی بنا پر وسیع کیا گیا ہے، کیونکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 10 (2) کے تحت، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو خصوصی طور پر بااختیار بنانا پڑتا ہے۔66 ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تعریف میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو شامل کر کے، "اختیار استدعا ایکٹ کے ذریعے ہی دیا جاتا ہے چاہے صوبائی حکومت اس سلسلے میں کسی خاص ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو خصوصی طور پر اختیار دے یا نہ دے۔ دوسری طرف بے دخلی ایکٹ نے ضلع مجسٹریٹ کو یہ اختیار دیا کہ وہ صوبائی حکومت کے ذریعے بااختیار ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ دیگر افسران کو "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ" کی اصطلاح کو مختلف طریقے سے بیان کرنے کا اختیار دے۔1 مذکورہ بالا کے پیش نظر، برج موہن لال، جے کی طرف سے دی گئی وجوہات میں جانا شاید ہی ضروری ہے، لیکن وہ وجوہات بھی، پورے احترام کے ساتھ، یکساں طور پر درست ہیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کیس منتقل کرنے کے عمل کے ذریعے، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس نے بے دخلی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے کا اختیار دیا ہے، تاہم، کیس کے اس پہلو پر انحصار کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ، ہماری رائے میں، ضابطہ فوجداری کی دفعہ 10 (2) نے جناب برج پال سنگھ سیٹھ کو مقدمہ لانے کی اجازت دینے کے لیے کافی اختیارات دیے تھے، اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم، چاہے اسے منتقلی ہی کیوں نہ سمجھا جائے، درست تھا۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے، اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.04.02 12:22
I attest to the accuracy and integrity of this document